Al-Milal: Journal of Religion and Thought (AMJRT)

Volume 3, Issue 1
ISSN (Print): 2663-4392
ISSN (Electronic): 2706-6436
ISSN (CD-ROM): 2708-132X
Issue: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/issue/view/6
URL: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/article/view/202
Article DOI: https://doi.org/10.46600/almilal.v3i1.202

AMJRT

Title The Concept of the Hereafter in Zoroastrianism and Islam: A Comparative and Analytical Study

Author (s): Mahboob Alam and Zahid Lateef

Received on: 02 November, 2020

Accepted on: 31 May, 21

Published on: 30 June, 2021

Citation: Mehboob Alam and Zahid Lateef, "The Concept of the Hereafter in Zoroastrianism and Islam: A Comparative and Analytical Study," *Al-Milal: Journal of Religion and Thought* 3 no. 1 (2021): 1-22.

Publisher: Pakistan Society of Religions

ASIAN Research Index
ACADEMIA
ERIHPLUS
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
EuroPub
Google Scholar
IRI
Crossref
Click here for more

زرتشت مت اور اسلام میں تصورِ آخرت: تجزیاتی و تقابلی مطالعہ

The Concept of the Hereafter in Zoroastrianism and Islam: A Comparative and Analytical Study

محبوب عالم فاروقی *

زاہد لطیف **

Abstract

The most ancient religion of the World which Zoroastrianism is an ancient Iranian religion founded by and Iranian Prophet and scholar Zoroaster. It is claimed by some Foremost scholars influenced the other major religions of the world Like Judaism, Christianity and Islam. The main source to know the Zoroastrianism is Avesta, Denkart and Budahish (sacred Books) from which we know the terminologies and traditions of this religion. Main two spirits are Ahura Mazda (god of pleasure and goodness) and Ahriman (god of evil) and seven more main spirits which are called as angels are Amesha spentas which show the actual spirit and direction of this ancient religion. Some of the concepts and traditions are same which exists in Islam but with different names and features, like prayers and matters after death, heaven and hell. In this article, main focus is on concept and theology about Hereafter (Aakhīrāh) of this ancient its actual spirit to get the basic information and main themes for initial reader of this religion from Islamic theological perspective. No doubt, Zoroastrianism is one the distorted religions exist on earth yet because of the similarity of various rituals with Islam. However, Zoroastrianism is being considered revealed religion and Zoroaster as true prophet of Allah. This study will promulgate awareness about the Eschatology and Concept about Hereafter in Zoroastrianism and Islam comparatively study and will provide guidance to the new researchers about this topic.

Keywords: Zoroastrianism, Eschatology, analytical study, Islamic Perspective

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجنئیرنگ یونیورسٹی، لاہو، mahboob_alam88@yahoo.com

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور، hzlatif@gmail.com.

تعارف

غیر الہامی مذاہب میں زرتشت ازم ہندو ازم کے بعد سب سے زیادہ تاریخی اور پرانا مذہب ہے۔ اس کے زمانہ کا درست تعین مشکل ہے محققین کے نزدیک 66 ق م ہے، بعض علماء نے 10000 ق م اور کچھ کے نزدیک 900 سے 600 ق م لکھا ہے [1]۔ مگر کیڈر ناتھ تیواری کے بقول یہ 2500 سے 3000 ہزار سال پرانا مذہب ہے [2]۔ ان کے مذہب کی ایک اہم اور نمایاں چیز اخلاقیات ہیں جن پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ یہ بات تو بہت حد تک واضح ہے کہ ان کے نظریات وعقائد اور مذہبی عبادات اور رسومات دیگر الہامی مذاہب سے یکسانیت رکھتی ہیں مثال کے طور پر تصورِ آخرت میں جنت و دوزخ، پل صراط اور جزاوسزا پر ان کا کامل یقین ہے اسی طرح نماز اور اس کا طریق بھی بہت مماثل ہے۔۔ یہاں کچھ سوالات جنم لیتے ہیں۔ ایک سوال تو یہ ہے کہ ان کا تصور آخرت اور مابعد الموت کا عقیدہ کیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ان کے موجودہ نظریات ان کی بنیادی کتابوں میں موجود ہیں یا پھر ترمیم شدہ ہیں، اسکی حقیقت کیا ہے؟ اور ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا پارسیوں کا نظریہ آخرت اسلام کے عقیدہ آخرت سے مماثل ہے؟ اگر یکسانیت ہے تو وہ کس حد تک ہے؟ اس مقالہ میں ان سوالات کا جواب تلاش کیا گیا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

زرتشت ازم کے نظریہ آخرت یا عقیدہ معاد کے متعلق اردو میں کوئی واضح اور مفصل تحقیق اب تک سامنے نہیں آئی ہے۔ سب سے قدیم کام اس ضمن میں اردو میں **"زرتشت نامہ"** نامی ایک کتاب ہے جو سید ممتاز علی نے 1904ء میں لکھی۔ [3] جزوی طور پر عماد الحسن فاروقیؒ نے "دنیا کے بڑے مذاہب [4]" میں بحث کی ہے۔

---

[1] John Duchesne Guillemin, Zoroastrianism in *Encyclopedia Americana*, *The Encyclopedia Americana* cooperation (Grolier Incorporated/ U.S.A. Crolier Incorporated, International.), 1920), 29/732.

[2] Kedār Nāth Tiwarī, *Comparative Religion* (New Delhi: Publisher, 1987), 90.

[3] سید ممتاز علی، **زرتشت نامہ** (لاہور: رفاہِ عام سٹیم پریس، 1904)۔

Mumtaz Ali, *Zartāshāt nāmāh*, (Lahore: Rāfāh e Aām Steam Press, 1904).

[4] عماد الحسن آزاد فاروقی، **دنیا کے بڑے مذاہب** (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، 1986ء)۔

Emad Ul Hassan Azad Farooqi, *Dūnyā key Barrāy Mazāhīb*, (New Delhi: Maktābāh Jāmīah Limited, 1986).

شیخ احمد دیداتؒ نے بھی "کنفیوشس، زرتشت اور اسلام[5]" میں بھی پارسیوں کے نظریہ آخرت کے متعلق کچھ بنیادی باتوں کا ذکر کیا ہے اسی طرح George Foot Moore نے اپنی کتاب History Of Religions,[6]" گو کہ مفصل ہے مگر عقیدہ معاد کے تناظر میں اسکے کئی پہلو تشنہ رہ گئے ہیں۔ Kedar Nath Tiwari نے[7] "Comparative Religion" میں کچھ باتوں کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مان جی ڈھلہ نے اپنی کتاب "History of Zoroastrianism"[8]" باب نمبر 11 اور 12 میں مرنے کے بعد زندگی اور آخری تقسیم کیا ہوگی اور دنیا کے ختم ہونے کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ Mary Boyce نے اپنی کتاب (A History of Zoroastrianism)[9] کے باب نمبر 4 میں موت، آخرت اور جنازے کی رسومات، کے متعلق بحث کی ہے اور اس نے اپنی دوسری کتاب میں پارسیوں کے عقائد اور بطورِ خاص تصورِ آخرت کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے مگر ہمارے نقطہ نظر میں کئی باتوں کی تاحال تشنگی موجود تھی Michael Stausberg نے جرمنی زبان میں Zoroastrianism in German, کے نام سے اپنا کام تین جلدوں میں شائع کیا ہے جس کی کی پہلی جلد میں انفرادی عقائدِ آخرت کے متعلق تفصیل بیان کی ہے۔ Shaul Shaked نے انسائیکلوپیڈیا آف ایرانیکا[10] میں اس موضوع کے متعلق مختلف پہلوؤں پر مضامین شامل کئے ہیں جس میں انہوں نے انفرادی اور اجتماعی نظریہ آخرت اور مابعد الموت کے تصور کو زرتشتیت کے ماخذوں کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ حال ہی میں حافظ محمد شارق کی ایک کتاب بنام "زرتشتیت ایک تعارف" چھپی ہے[11]۔ اسی طرح "زرتشت ازم ایک نظر میں[12]" یہ کتاب مولانا انیس احمد فلاحی صاحب کی ہے جو انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔ عربی کتب

---

[5] شیخ احمد دیداتؒ **کنفیوشس، زرتشت، اور اسلام**، مترجم مصباح اکرام، (لاہور: مشتاق بک کارنر، 2010ء)

Shāīkh Ahmad Dedaat ,*Confucius, Zartāshātāwr Islam* ,Mutrjīm Misbāh Ikram (Lahore: Mushtaq Book Corner, 2010)

[6] George Foot Moore ,*History of Religions* ,(New York: Charles Scribner's Sons, 1919).

[7] Kedar Nath Tiwari, *Comparative Religion*, (Delhi: Motilal Banarisdass, , 1987)

[8] Maneckji Nusservanji Dhalla ,*History of Zoroastrianism* ,(London: Oxford University Press, 1938).

[9] Mary Boyce ,*A History of Zoroastrianism*: Zoroastrians their Beliefs and Practice (Leiden: E.J. Brill Netherland,1975)

[10] Shaul Shaked Encyclopedia of Iranica online, Accessed on, 25/9/20, Time: 10 pm . https://www.iranicaonline.org/

[11] حافظ محمد شارق، **زرتشتیت ایک تعارف** (کراچی: ادراہ تحقیقاتِ مذاہب، سن ندارد)

Hafiz Muhmmad Shāriq, *Zartashtayyāt Eak Taārūf* Karachi: Idara e Tahqeeqāt e Mazāhīb, nd)

[12] انیس احمد فلاحی، **زرتشت ازم ایک نظر میں** (اعظم گڑھ: جامعۃ الاصلاح، 2020ء)

Anees Ahmad Falahī ,*Zartāshāt Izm eik Nazār Mein*,(India : Jamaat ul Islāh , 2020)

کی بعض جدید و قدیم کتب میں زرتشت ازم کے بارے میں بہت تفصیلی مباحث ہیں ان میں عربی کے معروف ادیب اور مورخ امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی (548ھ) کی کتاب "الملل و النحل" ہے [13]، جس کے صفحہ 256 تا 288 تک بہت مفصل بحث کی گئی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر شفیع الماحی کی ایک کتاب ہے جسے جامعۃ الکویت نے شائع کیا ہے جس کا نام "حولیات الآداب والعلوم الاجتماعیۃ" [14] ہے جس کی شمارہ نمبر 160 زرتشت ازم کے حوالے سے ہے جس میں ان کے عقائد عبادات، اور رسم رواج اور روایات اور ان کی عائلی زندگی کے قوانین اور معیشت و معاشرت کے اصول موجود ہیں۔ زاہد لطیف اور ریاض احمد سعید نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ [15] میں زرتشت ازم کے آخرت کے متعلق عقائد و نظریات کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔

اسلوبِ تحقیق

اس مقالہ کی تحقیق میں تقابلی اور تجزیاتی منہجِ تحقیق اپنایا گیا ہے۔ تحقیقی مقاصد کے لئے مواد کو تجزیاتی اور تقابلی اسلوبِ تحقیق میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ غیر ضروری طوالت سے اجتناب کیا گیا ہے۔ زرتشت ازم کے میسر مصادر سے مواد کو ملخص کر کے پیش کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ پارسیوں کی بنیادی کتب سے مواد کو اخذ کر کے احاطہ تحریر میں لایا جائے۔ اور اسکے بعد رزتشت ازم کے مابعد المعاد نظریات کا اسلامی تصور آخرت سے تقابل کیا گیا ہے۔

زرتشت اور فلسفہ خیر و شر معاد

---

[13] محمد بن عبد الکریم، الشہرستانی (548ھ)، **الملل والنحل** (بیروت: دار الکتب العمیہ، 1992ء)، ص256 تا288۔

Muhammad bin Abdul karim Al-sheharsataani, (548H) ,*Al-Mīlāl wā al -Nīhāl* (Beirut :Dār ul kūtāb Alelmīyāh ,1992) 256- 288.

[14] شفیع الماحی، **حولیات الآداب والعلوم الاجتماعیۃ** (کویت: جامعۃ الکویت، الرسالۃ، 2001ء)160۔

Shafi’ Al-Māhī, *Hāwlaāt e Adaāb wāl-Uloom ul-Ijtāmaīyāh* (Kuwait: University of Kuwait , 2001),160.

.

[15] زاہد لطیف و ریاض سعید، **"زرتشت ازم کے شعائر، رسوم اور روایات، اسلامی تناظر میں اجمالی جائزہ"**، **راحۃ القلوب**، / جلد2، شمارہ2، (2018)، 229-252.

Zahid Latif & Riaz Ahmad Saeed **,"***Rituals, Symbols and Traditions of Zoroastrianism an Overview from Islamic Perspective* ,Rahāt-ul-Qūloob, 2:2 (2018), 229 -252.

پارسیوں کے ہاں خیر و شر کا تصور موجود ہے زرتشت کا عقیدہ یہ تھا کہ آہور مزدا خدائے بزرگ و برتر موجود ہے مگر اس کی مخالف ذاتیں بھی ہیں اور خدا کی خدائی مخالفت کے بغیر نہیں ہے زرتشت کے مطابق آشاAsha راستی اور دروغ، داروغ یادروج یعنی جھوٹ متضاد قوتیں آپس میں متصادم رہتی ہیں۔ نیکی کا بدی سے مقابلہ جاری رہتا ہے، لیکن انجام کار کامیابی آہور مزداکو ہوگی۔ حق باطل پر غالب آئے گا۔ یہ خیال زرتشت کی تعلیم کے ہر حصے میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ہر آدمی کے قلب میں خیر و شر کا تصادم جاری رہتا ہے آہورامزدا نے انسان کو خیر و شر میں امتیاز کی صفت عطا کی ہے۔ پھر اسے کسی ایک کے انتخاب کرنے کا اختیار دیا ہے۔ آہور مزدا مجبور نہیں کرتا ہے بلکہ خیر و شر کے انتخاب میں انسان خود مختار ہے۔ شر کو خیر سے الگ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ گاتھا میں نیک آدمیوں کی صفات کو بیان کیا گیاہے تاکہ ان صفات کو اختیار کرنے سے دنیا میں نیکی کو پھیلایا جائے۔ زرتشت کا یہ عقیدہ ہے کہ حق آخر کار ضرور باطل پر غالب آئے گا اور ان کے نزدیک قوتِ شر نہ ازلی ہے اور نہ ہی ابدی ہے۔ یہ نظریہ زرتشت نے غروبِ آفتاب کا منظر دیکھ کر اپنایا۔ اس نے جب غروبِ آفتاب کا منظر دیکھا تو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس طرح دن روشنی اور اندھیرے میں بٹا ہوا ہے اسی طرح دنیا نیک اور بد میں منقسم ہے۔ جس طرح دن رات میں تبدیلی ممکن نہیں اس طرح نیکی اور بدی کا باہم بدل جانا ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ جس طرح اندھیرا اور روشنی دو الگ الگ چیزیں ہیں اس طرح دو خدا ہیں۔ ایک خدا سراپا نیکی اور خیر آہور مزدا یا یزداں اور دوسرا خدا سراپا بدی اور شر جسے وہ اینگرامینو یا اہرمن کہتا ہے۔ یہی زرتشت کا فلسفہ خیر و شر ہے جس کی بنیاد ثنویت یعنی دو خداؤں کے تصور پر ہے۔ اس نیکی اور شر کی بنیاد پر پارسیوں کا عقیدہ آخرت پروان چڑھا ہے۔

یہ تصورِ خیر و شر کا واضح مقابلہ نظر آتا ہے جس سے اس دین کا تصورِ ثنویت "Dualism" ظاہر ہوتا ہے مگر یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ زرتشت کی یہ ثنویت غیر محدود نہیں بلکہ انجام کار آہور مزدا کی فتح ہوگی یعنی خیر آخر کار شر پر غالب آئے گا۔ پارسیوں کے ہاں خیر و شر کا مقابلہ جاری رہتا ہے، انسان کے لئے کسی نہ کسی طرح ایک جانب کا انتخاب کرنا اور اس میں پوری کوشش صرف کرنا ضروری ہے۔ نیک خیالات، نیک اعمال اور نیک الفاظ سے انسان آہورامزدا کے مشن کی تائید کرتا ہے۔ مرنے کے بعد انسان کی روح تین دن تک انتظار کرتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کے جسم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے کون سے جانور اسے چیڑ پھاڑ کر کھاتے ہیں اور اس دوران جنت اور جہنم کی قوتیں آپس میں بحث میں مبتلا رہتی ہیں کہ کون اسے لے کر جائے۔ گا

تھا میں یہ تصور بھی موجود ہے کہ ایک روز دنیا کا خاتمہ ہو گا اور اسی خاتمے پر تمام چیزوں کا ٹیسٹ ہو گا، انہیں جانچا جائے گا اور پگھلی ہوئی دھات کا ایک سیلاب آئے گا جس میں ساری برائیاں جل کر راکھ ہو جائیں گی لیکن سچائی کو آنچ نہیں آئے گی۔[16]

زرتشتیوں کے ہاں آخرت، جنت، دوزخ ملائکہ کا عقیدہ اور انبیاءؑ کی ضرورت کا نظریہ پایا جاتا ہے جو آسمانی مذاہب کے بنیادی عقائد ہیں۔ زرتشت کا عقیدہ آخرت یہ ہے کہ موجودہ نظام درہم برہم ہونے کے بعد ایک نیا نظام ظاہر ہو گا، حق و باطل کا موازنہ ہو گا باطل کو آگ اور پگھلی ہوئی دھاتیں کھا جائیں گی اور حق و صداقت کے آگے آگ اور پگھلی ہوئی دھاتیں دودھ کی نہریں بن جائیں گی۔ موت کے بعد انفرادی محاسبہ ہو گا اور قیامت کے دن اجتماعی حساب وکتاب ہو گا۔ زرتشت کے عقیدہ کے مطابق اچھے انسان مرنے کے بعد ایک ایسی زندگی میں داخل ہوں گے جس میں نیک اعمال اور اچھے خیالات کا چلن ہو گا اور وہ پاک بہشت میں ہوں گے اور برے انسان موت کے بعد نہ صرف برے اعمال سے دوچار ہوں گے بلکہ انہیں جسمانی سزا بھی ملے گی۔ اس کے بعد ایک اور بھی عقیدہ موجود ہے کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آئے گا۔ اس تجدید حیات کا عمل ایک ایسے نجات دہندہ کے توسط سے ہو گا جو زرتشت کی نسل سے ہو گا اور ایک کنواری ماں کے بطن سے پیدا ہو گا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ زرتشتی مذہب نے یہودی اور عیسائی عقائد کو بھی متاثر کیا ہے کیونکہ انجیل میں ایرانی شہنشاہوں کا ذکر بہت نمایاں ملتا ہے اور فریسی کی اصطلاح فارسی سے ہی ان کے ہاں آئی ہے۔

سزا اور جزا کا تصور

گاتھا میں سزاؤں کا ذکر ملتا ہے جو گنہگاروں کو آئندہ زندگی میں دی جائیں گی ان میں سے ایک آگ کی سزا ہے جو بدکرداروں پر اوپر سے برسائی جائے گی۔ نیک اور راست باز لوگ اس آگ سے ایسے گزر جائیں گے جیسے دودھ کی نہر سے گزرتے ہیں۔ بداعمال لوگ اس میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ ان کے ہاں پل صراط سے نیک لوگوں کے گزرنے کا بھی تصور موجود ہے۔[17] زرتشت گناہگاروں کی ابدی سزا کا قائل ہے۔ اسی طرح وہ سزا اور انعام میں درجات کا بھی تصور نہیں رکھتا ہے۔ حقیقی زرتشت مت میں تناسخ کا عقیدہ نہیں پایا جاتا گاتھا اس بارے میں خاموش ہے۔ زرتشت موت کے بعد کی زندگی پر یقین

[16]Jaafari-Dehaghi ,Mahmoud *.Dādestān ī Dēnīg* (Paris: Association our l'Avancement des Études Iraniennes, 1998), 3 -6.

[17] **Gāthā, 9:1** https://www.sacred-texts.com/zor/sbe31/index.htm. (The Zend Avesta, Part III, Sacred Books of the East, Vol. 31, translated by L.H. Mills, http://avesta.org/yasna/yasna.htm)

رکھتے ہیں موت کے بعد مردے کی روح تین دن تک اس کے جسم کے آس پاس گھومتی رہتی ہے اور پھر روحوں کے رکھوالے " دائنہ " کے ساتھ روحانی دنیا کے سفر پر نکل جاتی ہے، جہاں اچھے کردار کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے ایک پل پر لے جایا جاتا ہے جہاں اچھائیاں زیادہ ہونے کی صورت میں عارضی طور پر جنت اور کم ہونے کی صورت میں عارضی طور پر سرد جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے۔[18]

پل صراط عارضی ٹھکانا ہے۔ اسکے بعد قیامت آئے گی، روز محشر بپا ہو گا اور حتمی حساب کتاب کے بعد اچھائی کے حامل افراد کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت ملے گی۔۔ اس دنیا میں اچھے اعمال کرنے والوں کو انعام سے نوازتا ہے اور دوسری طرف گناہ اور نافرمانی کے کام کرنے والوں کو عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے۔ اچھے اور برے میں پگھلی ہوئی دھات میں سے گزار کر فرق کیا جائے گا مومن بغیر کسی پریشانی کے اس میں پل صراط اور اس دھات سے گزر جائے گا جبکہ کافر نہ پل صراط سے گزر سکے گا اور نہ وہ اس دھات سے پار ہو سکے گا یہ زرتشتیت کے تصور آخرت میں سے بہت واضح اور نمایاں عقیدہ ہے۔[19]

چنیوات کا پل–*Chinvat bridge*

اوپر چنیوات کے پل (پل صراط) کا ذکر ہوا ہے۔ پارسیوں کے عقیدے کے مطابق ہر انسان کو اس پل سے ضرور گزرنا پڑے گا جس سے گزر کر نیک لوگ جنت میں اور بدکار جہنم کی آگ میں چلے جائیں گے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت اور جہنم کے مذکور مراتب میں رہیں گے۔[20] زرتشت کے اس عقیدہ و تصور نے دیگر مذاہب کو بھی بہت متاثر کیا ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد کی زندگی میں یعنی آخرت میں یہ تصور زرتشت نے بہت واضح طور پر پیش کیا ہے۔ انکے عقیدہ کے مطابق انسان کی زندگی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی روح کو ہر صورت میں ایک پل (چنیوات) سے گزرنا ہوتا ہے جہاں اس کا امتحان ہوتا ہے، نیک انسان کی روح بڑی آسانی سے اُس پل سے گزرتی ہے اور دوسرے کنارے پر "آہورامزدا" کے زیرِ سایہ جنّت میں اپنے ٹھکانے اور اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتی ہے اور دوسری طرف بُرے انسان کی روح جس نے دنیا میں پاپ کمائے اور گناہ کئے ہیں اسے اپنے ضمیر کی خلش اور پل کی مشکلات کے باعث سخت اذیتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے اور بالآخر ان مصائب کے ساتھ اسکی روح پُل سے گزر کر دوزخ کی آگ میں پہنچ جاتی ہے۔ پل صراط کا تصور اسلام کے تصور جیسا ہے کہ نیک لوگوں کے لئے وہ پل کشادہ

[18] Rashed-Mohāssel, M. T (Trans.) ، *Vizīdagīhā ī Zādisparām* (Tehran :Institute for Humanities and Cultural Studies, 2006), 43-44.

[19] George Foot Moore ,*History of Religion* (New York: Charles Scribner's Sons, 1922), 371.

[20] Jaafari-Dehaghi *Dadestan i Dening* ,2.

ہو جائے گا اور بدکار لوگوں کے لئے وہ تلوار کی دھار کی طرح ہو گا۔ ایسے ہی نیک لوگ جب اس سے گزریں گے تو انہیں آرام دہ اور خوشبودار ماحول میسر ہو گا اور برے لوگوں کو اس کے برعکس تنگ اور بدبودار پل سے گزرنا ہو گا۔ اس پل کا ذکر پارسیوں کی اہم مذہبی کتاب گاتھا (جو پہلوی زبان میں ہے جس کا انگلش اور دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے) میں موجود ہے؛ چنیواٹ کا پل ہربز (Harburz) کے پہاڑوں پر ہو گا جس کا ایک سرا جنوب کی جانب ہو گا جو جنت میں اتر رہا ہو گا اور پل کا دوسرا سرا شمال کی جانب ہو گا جس کے نیچے دوزخ اور جہنم ہو گا۔ یہ پل بہت مضبوط ہو گا اور اسکی سچائی سے حفاظت ہوتی ہے اور اسے آہورامزدا نے بنایا ہے۔ داستان جو زرتشت لٹریچر کی کتاب ہے، میں مذکور ہے کہ دو کتے پل کی حفاظت پر مامور ہیں۔ اس پل کے شروع میں ایک ٹربیونل مہر Mihr کی سربراہی "سروس" Sros اور رازن Rasn کے ساتھ موجود ہوتا ہے جو نیک اور برے اعمال کا وزن کرتا ہے اور جس کے نیک اعمال وزنی اور زیادہ ہوتے ہیں اسے پل سے آسانی سے گزار دیا جاتا ہے اور وہ سیدھا جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کے اعمال برے زیادہ ہیں تو اس کی روح کو ایک بری شکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ پل سے گزرنے میں ناکام ہو جاتا ہے اور وہ جہنم میں گر جاتا ہے[21]۔

چنیواٹ کے پل سے جب نیک لوگ گزریں گے تو وہ ان کے لئے تقریباً ایک فرسانگ کشادہ ہو جائے گا اور گنہگار کے لئے وہ تیز دھار تلوار یا بلیڈ کی مانند ہو جائے گا۔ نیک لوگ اس پل سے گزر کر غموں اور پریشانیوں سے نجات پا جائیں گے اور ان کی زندگی کے لمحات بہت زیادہ خوش کن ہوں گے۔ انہیں بہت خوبصورت لباس اور فضا دے دی جائے گی اور وہ عیش پسند زندگی گزارنے لگیں گے۔ دوسری طرف گنہگار اور نافرمان کا پل صراط سے گزرنا بہت زیادہ تکلیف دہ ہو گا اور وہ اس پل کو عبور نہیں کر پائے گا بلکہ جہنم میں گر جائے گا اور عذاب نار میں مبتلا کر دیا جائے گا[22]۔ زرتشت مت میں نیک اور بد دونوں کے لئے جنّت اور جہنم اور ان کے درجات کا ذکر ملتا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

جنت اور اسکے درجات

زرتشت مت میں پہلوی لٹریچر میں جنت کے لئے ایک خاص اصطلاح استعمال ہوئی جسے Garodman. کہا جاتا ہے۔ جس کا لفظی مطلب ہے House of song۔ اسے جنّت کا سب سے بلند مقام قرار دیا گیا ہے۔ جنت کے مقام کو خاموشی نے ڈھانپ

[21] Williams, A. V. *The Pahlavi Rivāyāt: Accompanying* the Dādestān ī Dēnīg Copenhagen (Denmark: The Royal Danish Academy of Science and Letters, 1990), Vol. 2, 49.

[22] Gignoux, Philppe, Le livre, d, Arda *vīraz Nama*, Zhalih, Amu Gar, (Tehran :Intisharat i Moin, 1993), 11- 14 ,

رکھا ہے۔ جنت میں میں کھانے پینے کا سامان بہت اعلی ہوتا ہے اور بہترین سامان تعیش وہاں میسر ہے۔ جنت میں سونے کے برتن اور کانٹے ہیں عالی شان صوفے اور بیڈ لگے ہوئے ہیں جو ریشم اور حریر سے مزین اور نرم نازک ہیں۔ وہاں جنت میں ہر ایک کی خواہش کے مطابق اس کا جوڑا بنادیا جاتا ہے اور وہ چاہے گا تو موسیقی انجوائے کر سکتا ہے اور جس طرح کی وہ عیش پسند زندگی چاہے گا وہاں اسے میسر ہو گی [23]۔ پارسا اور غیر پارسا ارواح کا جنّت اور دوزخ کے ٹھکانوں اور ان کے مختلف درجات کا زرتشت مت کی تعلیمات میں بہت تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

سب سے پہلے نیک انسان کی روح جنّت میں پہلے درجہ "ہوماتا"یعنی ستارے کے گھر (Humata) میں جا کر ٹھہرے گی پھر دوسرے درجہ میں پارسا آدمی کی روح"ہوکھاتا"یعنی چاند کے گھر میں (Hukhata) میں رہے گی۔ اس کے بعد اسے جنّت کے تیسرے درجے میں پہنچادیا جائے گا جس کو"ہوارستہ" (Hvarsta) کہا جاتا ہے جو سورج کی مانند روشن ہو گا آخر کار نیک اور متقی انسان کو جنت میں مزید بلند مقام عطا کیا جائے گا جو لامحدود روشنی کا گھر ہو گا جسے وہEternal Lightکے نام سے ذکر کرتے ہیں۔

دوزخ اور اس کے مراتب

زرتشت ازم میں دوزخ کے بارے میں درج ذیل باتیں مذکور ہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق دوبارہ مُردوں کو اٹھایا جائے گا اور پھر نیک لوگوں کو جنت اور بدکار اور گنہگاروں کو دوزخ کی سزا ملے گی اور یہ آخری اور فائنل نجات اور تزکیہ ہو گا۔ بدکار لوگ پل صراط سے میں گرادیے جائیں گے اور اسمیں وہ سزا پائیں گے۔ وہاں انہیں کھانے کے لئے غلیظ بدبودار کھانا ملے گا، وہاں ایک طویل اندھیرا ہو گا، خوفناک شور ہو گا۔ دوزخ میں وہ بڑی تکلیف دہ زندگی گزاریں گے۔ گنہگار کے مرنے کے بعد تین دن تک اس کی روح اس کے سر کے پاس منڈلاتی رہتی ہے۔ تیسرے دن کی رات کے اختتام پر اس کی روح کو بدبودار جنگل اور بیابان مین سانس لینا پڑتا ہے جو جہنم کا حصہ ہے پھر گندی اور بدبودار ہوا اس پر چلنا شروع ہو جاتی ہے اس بارے میں کچھ اس طرح ہے کہ شمال کی طرف سے جہنم کی گرم ہوا چلے گی جو انتہائی بدبودار ہو گی۔ پہلے مقام پر تو سزایافتہ کو برے خیالات، بری گفتار، اور برے اعمال کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا، آخر کار اسے ہمیشہ کے لئے اندھیرے میں ڈال دیا جائے۔ جہنم کے بارے کہ وہ کیسی ہے یہ الفاظ ہیں؛

Hell is described as dark ,abysmal, obnoxious, foul, close, and frightful

---

[23] Mir Fākhri Māhasid ,*HĀDŌXT NĀSK.* (Tehran: Pazhuhisgah- I- Ulum- I –Insani,1988), 63.

پہلوی لٹریچر میں لکھا ہے کہ گنہگاروں کو سزا ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے مطابق دی جائے گی۔ نویں صدی میں منوسر جو وان نے روایتی نظریے سے ہٹ کر جہنم کے درجات کا تصور دیا ہے جو اس نے اپنے کسی اہم جد امجد سے لیا ہے جس کا ذکر کچھ یوں ہے؛ جہنم کا سب سے نیچے والا حصہ دو طرح کی سزاؤں کے لئے مختص ہے۔ جس میں ایک حصہ انتہائی سخت سرد ہو گا اور ایک حصہ آگ والا اور انتہائی گرم اور جلانے والا ہو گا۔ زرتشت مت کے ہاں جہنم بہت زیادہ تنگ جگہ ہے وہاں جنگلی خون خوار درندے ہیں، ہر طرف ہلاک کر دینے والی اور سانس روک لینے والی بدبو ہے۔ دوزخ میں ہر طرح کی سزا کا انتظام موجود ہے۔ وہاں سزا یافتہ لوگوں کی چیخیں ہی چیخیں ہیں وغیرہ۔[24] بدکار اور گنہگار انسانوں کو ان کے جرائم کے تحت دوزخ میں رکھا جائے گا جس کے مراتب کچھ اس طرح ہوں گے:

1. دروجومانا (Dragodemana) اس میں ایسے گناہ گاروں کو سزا ملے گی جنکے جرائم معمولی ہوں گے۔
2. ایسشٹیا دمانا (Achishtaha damana) ان کے گناہ "دروجومانا" سے کچھ زیادہ ہوں گے۔
3. اناگاہو (Manangho) اس میں وہ لوگ ہوں گے جن کے گناہ بہت زیادہ ہوں گے۔
4. ڈروجاسکن (Drujaskan) ان لوگوں کے گناہ اتنے زیادہ ہوں گے کہ ان کے لیے جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہو گا اور وہاں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔

مقامِ اعراف

اس کے لئے پہلوی لٹریچر میں Hamistagan) کی اصطلاح مستعمل ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جو جنّت اور جہنم کے درمیان واقع ہے۔ جہاں ان لوگوں کو رکھا جائے گا جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جسے مشترکہ مقام (place of mixture) کہا جاتا ہے۔ مقامِ اعراف پر انہیں ٹھرایا جائے گا جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جسے ہمستگان (Hamistagan) کہتے ہیں۔ جہاں نہ خوشی اور نہ ہی غم ہو گا۔[25]

رستاخیز (Ristakhiz)

---

[24] Mir Fākhri Mahsid ,*HĀDŌXT NĀSK*,. Ibid, 66-67.

[25] Tafazzuli Ahmed *Dadestan I menog IXrad*,(TEHRAN Intisharat I Bonyad I a rhang I Iran 2013), 11-15.

اس کا مطلب مُردوں کا دوبارہ جی اٹھنا ہے۔ اس کا اشارتاً ذکر اوپر ہوا ہے۔ زرتشت ازم میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب "ساوشیانت" کی مدد سے بعث اموات ہو گا۔ "ساوشیانت" اس مذہب میں ایک روحانی عظیم پیشوا ہے جسکا ظہور آخری ایام میں ہو گا اور وہی انسانیت کا آخری نجات دہندہ قرار پائے گا اور نیکوکاروں کو آخری محاسبہ کے بعد لافانی زندگی عطا کی جائے گی اور اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ گناہگاروں کو بھی سزا دے کر آخر کار جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ بارہویں ہزار سال میں دنیا کے لوگوں میں بتدریج کھانے کی خواہش کم ہو جائے گی۔ آخر کار وہ بغیر کھانے کے زندہ رہنے لگیں گے تو ایسے حالات میں زرتشت کی نسل سے آخری نجات دہندہ "سوشیانت" پیدا ہو گا جو مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے دعا اور عبادت (یسنا، یاسنا) ادا کرے گا۔ پھر دنیا کے تمام انسان اپنے قدرتی اور نیچرل اجسام میں جی اٹھیں گے۔ اس کے بعد سوشیان (Isadwastar) ان کی سربراہی کرے گا۔ دوسری بار کے حساب کتاب میں نیک لوگ گنہگاروں سے الگ ہو جائیں گے۔ گنہگاروں کو جہنم میں واپس ڈالا جائے گا۔ تین دن تک ان کو جسموں سمیت سزا ملے گی۔ پھر دوبارہ اٹھنے کے عمل اور پر اسیس میں یہ خدا (Adur) اور (Airyaman) دھاتوں کو چٹانوں اور پتھروں کے ساتھ پگھلا کر ایک دریا کی صورت میں چلائیں گے اور گنہگاروں کا تزکیہ کرنے کے لئے اس پگھلی ہوئی دھات میں سے گزارا جائے گا اور انہیں پاک کیا جائے گا۔ پھر سوشیانت ایک بڑے بیل (Hadayans) کی قربانی کرے گا اور اس میں چربی مکس کر کے آبِ حیات تیار کرے گا۔ پھر تمام انسان اسے کھائیں گے اور وہ لافانی اور ابدی زندگی پالیں گے۔[26]

فراشگاد (Frashgad) اور تن پاسن (Tan-i-pasan)

فراش گاد کا معنی "تجدیدِ عمل" کے ہیں۔ زرتشت مت ایک ایسے وقت کی پیشگوئی کرتا ہے جب دنیا مکمل طور پر نئی بنادی جائے گی۔ اس نئی دنیا میں فنا و زوال اور تباہی نہ ہو گی بلکہ اپنی اصل کے اعتبار سے بالکل نئی ہو گی اور ہمیشہ رہنے والی اور عملِ تجدید سے مزین ہو گی۔[27] زرتشت مذہب کے مطابق قربِ قیامت مہدی اور مصلح کے ظہور کا نظریہ بھی موجود ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق ہر ایک ہزار سال بعد زرتشت کی نسل میں سے ایک مصلح پیدا ہوتا رہے گا جو زرتشتی مذہب کا احیاء کرتا رہے گا۔ جس کی تعلیمات کے زیر اثر انسان صالح اور نیک ہوتے جائیں گے دوسرے الفاظ میں وہ شیطانی قوتوں کی دسترس سے

[26]James Darmesteter , *Zīnd, Avesta* (Oxford: The Clarendon Press, 1883), 65-68.
[27] Mary, Boyce ,*Zoroastrians. Their Religious Beliefs and Practices* (London: ,Routledge & Kegan Paul,1979), 279.

نکلتے چلے جائیں گے۔ زرتشت کی وفات کے تیسرے ہزار سال کے اختتام پر جب کائنات کے 12 ہزار سال مکمل ہو جائیں گے تو تیسرا مصلح سوشیانت جو مہدی کے روپ میں پیدا ہو گا اور اس کے دور میں انسان مکمل طور پر صالح بن جائیں گے۔ اہرمن اور اسکی قوتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کریں گے۔ اہرمن کی شیطانی قوتیں انسانوں میں اپنا کوئی شکار نہ پا کر اپنی فطرت سے مجبور ہو کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر ایک دوسرے کو تباہ کر ڈالیں گی۔ آخر کار آز (نفسانی خواہش) خود اہرمن کو کھانے کے لئے اپنا دستِ حرص دراز کرے گی اور اس وقت آہورمزد کی مددگار ایک نیک قوت سروش اہرمن اور آز پر آخری حملہ کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گی[28]۔ نئی دنیا اور نئی حیات میں تجدید کا آخری بہت بڑا مرحلہ جس پر انسانیت کو موت، بڑھاپے اور بیماری سے بالکل مبرا قرار دے دیا جائے گا اسی کو "تن پاسن" یا آخری جسمانی حالت کہا جاتا ہے۔.

اسلام اور زرتشتیت میں تصورِ آخرت میں مماثلت اور فرق

پارسیوں کے تصور آخرت اور اسلام کے آخرت کے متعلق عقائد و نظریات میں کافی حد تک یکسانیت موجود ہے۔ بعض امور میں معمولی اختلاف ہے جیسے پل صراط سے گزرنا، سزا اور جزا، دوبارہ مردوں کے جی اٹھنے اور قیامت کی اور حشر کی کیفیات میں بعض امور میں فرق موجود ہے۔

آخرت میں سزا اور جزا کا اسلامی تصور

اللہ تعالیٰ نے جزا اور سزا کے متعلق قرآن مجید میں واضح تصور دیا ہے۔ چند آیات زیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔ اللہ نے جنت اور جہنم کا تصور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آگ کی سزا کن لوگوں کے لئے ہے:

واتقوا النار التی وقودها الناس والحجارہ اعدت للکٰفرین۔[29]

ترجمہ: پس تم آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں وہ صرف کافروں کے لئے تیار گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جنت اور اور جہنم کا ذکر مختلف انداز سے فرمایا ہے، جنتیوں کے متعلق فرمایا ہے:

---

[28] عماد الحسن فاروقی آزاد، **دنیا کے بڑے مذاہب**، 185۔

Emād Ul Hassān Azad Farooqi, *Dūnyā key Barrāy Mazāhīb*, 185.

[29] **القرآن** 2:24

Al-Qur‘ān: 24:2

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت لھم جنّٰت النعیم[30]

ترجمہ: بے شک متقی حضرات جو ایمان لائے اور عملِ صالح کرتے رہے ان کے لئے نعمتوں بھرے باغات ہیں۔

سرکشوں اور کافروں کے لئے جہنم کا ذکر یوں فرمایا ہے:

اور فرمایا:والذین کفرو وکذبو باٰیٰتنا اولٰئک ا صحب النار ھم فیھا خالدون۔[31]

ترجمہ؛ جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ آگ والے ہیں ایسے لوگ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

جنت اور جہنم کا ذکر احادیث رسول ﷺ میں

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا؛ دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا۔ دوزخ نے کہا؛ مجھ میں جبار اور متکبر داخل ہوں گے، جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا؛ تم میرا عذاب ہو میں جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ عذاب دوں گا، جنت سے فرمایا؛ تم میری رحمت ہو میں تمہارے سبب سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لئے پر ہونا ہے۔[32] دوسرے مقام پر ارشاد نبوی ﷺ ہے: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا؛ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں داخل کردے گا اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کردے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اہل جنت ! اب موت نہیں ہے اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے، جو شخص جہاں ہے وہاں ہمیشہ رہے گا۔[33]

---

[30] القرآن،31:8

Al Qur'ān: 8:31

[31] القرآن؛39:2

Al-Qur'ān: 2:39

[32]، مسلم بن حجاجؒ القشیری،(204ھ تا 261ھ)، **صحیح مسلم**،ترجمہ علامہ وحید الزماں،(لاہور: نعمانی کتب خانہ ،اردو بازار،،2007ء،کتاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ،باب بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ،حدیث،7172،6/385۔

Muslims bīn Hajāj. (204h-261) Sahih Muslim (Trans. Allama Wāheed u al-Zamān) (Lahore: Numani Kūtūb Khana, 2007) Hadīth no.385/6 ,7172 .

[33] **مسلم بن حجاج، صحیح مسلم** کتاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ،بَابٌ فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،**حدیث نمبر** 7183،6/389۔

Muslim Bin Hajjaj, *Sahīh Muslim, Kitāb Sifātūl Qīyamāh wāl Jannātī wā al Nār Bāb fī Dwām Naeem Ahlūl Jannāh*, Hadith no, 7183,6/389.

عذاب قبر کا اثبات

اسلام میں عذابِ قبر کا تصور بھی موجود ہے اس کی دلیل درج ذیل روایات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے؛حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل اور مکائیل کے رب؛ اے اسرافیل کے رب؛ میں آگ کی گرمی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[34] حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس پر صبح و شام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہو تو جنتیوں کا اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے، یہ تمہارا اس وقت ٹھکانا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔[35]

پل صراط کا تصور

اسلام میں پل صراط کا ذکر موجود ہے۔ آنحضور ﷺ کے ارشادات میں اس پل کا تصور یوں مذکور ہے؛ حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے، لیکن دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک دوسرے پر ان کے مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے

---

[34] احمد بن شعیب بن علی نسائیؒ، ابوعبد الرحمان (215ھ تا 303ھ) **سنن نسائی**، كِتَابُ الِاسْتِعَاذَةِ، بابُ الِاسْتِعَاذَةُ مِنْ حَرِّ النَّارِ، (لاہور: ضیاء القران پبلی کیشنز، 2012)، حدیث نمبر، 5519/572

Ahmād bīn Shuiab Nasayi, (215H-303) *Sunān Nasaī, kitāb al Istā,azā, bāb al istā,azā mīn Harrin Nār* (Lahore: Zia ul Quran Publications, 2012) Hadith, no 5519, 3/572.

[35] مسلم بن حجاج **صحیح مسلم**، حدیث نمبر 7211، 6/398۔

Muslīm bin Hujjaj Sāhīh Muslīm,Ibid,7211, 6/398 .

گا۔[36] حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ مومنوں کا پل صراط پر شعار یہ ہو گا "ربِّ سلم ربِّ سلم، اے رب سلامت رکھ، اے رب سلامت رکھ۔[37]

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی تو فرمایا۔ میں کروں گا۔ میں عرض کیا؛ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا؛ پہلے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا؛ اگر آپ وہاں نے ملے تو؟ فرمایا پھر میزان کے پاس دیکھنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو؟ فرمایا، پھر حوضِ کوثر پر دیکھ لینا میں ان تینوں جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں جاؤں گا[38]۔ امام ابن ماجہؒ اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں ایک روایت بیان کرتے ہیں ؛حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کے دونوں کناروں پر پل رکھا جائے گا اس میں ایسے کانٹے ہوں گے جیسے سعدان کے ٹیڑھے کانٹے ہوتے ہیں، پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع ہوں گے، بعض سلامتی کے ساتھ گزر جائیں گے، بعض کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے، بعض چل ہی نہ سکیں گے، بعض بالکل جہنم میں گر جائیں گے اور اپنے گناہوں کی سزا پا کر اس سے باہر نکلیں گے۔[39]

---

[36] محمد بن اسماعیل البخاریؒ، (154ھ تا 256ھ) **الجامع الصحیح البخاری**، مترجم مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری (لاہور: فرید بک سٹال 38 اردو بازار، 2000ء) كِتَابُ الرِّقَاقِ، باب القصاص یوم القیامۃ، حدیث 6535، 3/565۔

Muhmmād bīn Ismāeel Bukhārī (154 H-256), *Al-jāmee Al-Sahīh Al-Bukhārī,* Kitāb ur Rīqāq bāb ul Qīsās youm al Qīyamāh (Karachi: Dār ul Ishaāt2000، ,, Hadith#6535,3/565.

[37] ابو عیسیٰ محمد بن عیسی الترمذیؒ (209ھ-279ھ) جامع ترمذی، (کراچی: دار الاشاعت، 1991ء)، کتاب أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ، حدیث نمبر، 2232، 2/57۔

Muhmmād bīn Eisa *Tirmzi*, (209 -279H) *Al-jāmee al-Tirmzī*, Kitāb abwāb sīfāt tūl Qīyamāh wā raqāyīq, bāb maā jā, aā fī shān, nīs sīrāt, (Karachi: Dār u al Ishaāt, 1991) Hadīth #2248-49, 2/57-8.

[38] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ، (209ھ تا 279ھ) **جامع ترمذی**، کتاب أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ، باب صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر 22249/58۔

Muhmmād bīn Eisa *Tirmzi*, (209 -279H) *Al-jāmee al-Tirmzī*, Hadīth #2248-49, 2/57-8.

[39] ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینیؒ (209ھ-279ھ) **سنن ابن ماجہ**، (لاہور: فرید بک سٹال، 1983ء) کتاب الزہد، باب ذکر البعث حدیث نمبر، 2083، 2/582۔

Muhmmād bīn Yazeed Ibn *Mājah,* (209H -279) ,Sunān e Ibn e Majāh, (Lahore: Fareed Book Stall, 1983,) kitāb ul Zohād, Bāb Zīkr ul Bā,th, Hadīth No. 2083, 2/582.

مندرجہ بالا آیات اور احادیث میں آخرت اور اس کے متعلقہ امور کے بارے میں بہت زیادہ تفصیل مذکور ہے۔ جس کا احاطہ ان مختصر سطور میں نہیں ہو سکتا ہے۔ اسلام کا تصور آخرت بہت واضح اور کلئیر ہے جس کے چند اشارات یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ عقیدہ آخرت ایمانیات میں سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یوم آخرت اور موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان لانا مومن کے لئے لازمی ہے۔ آخری دن یا یوم الدین کے بارے قرآن مجید اور احادیث کا بہت سا ذخیرہ موجود ہے قرآن کی تقریباً 29 سورتیں براہ راست عقیدہ آخرت کے متعلق امور بیان کر رہی ہیں۔ یہ قیامت کا دن کب آئے گا یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ موت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ ہر جاندار نے موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے: کل نفس ذآئقۃ الموت، موت کے بعد کیا مراحل ہیں؟ اسکی تفصیل اور جزئیات کی وضاحت بھی موجود ہے۔ اللہ نے قران میں واضح کر دیا ہے کہ جو دنیا کا سامان چاہتا ہے تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر موجود ہے اور وہ سننے والا بصارت والا ہے۔ موت کے بعد کی زندگی کو عالمِ برزخ کی زندگی کا تصور کیا گیا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب بندہ مومن کی دنیا کی زندگی منقطع ہوتی ہے اور آخرت کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے تو آسمان سے پر نور چہرے والے فرشتے اترتے ہیں اور ان کے پاس جنت کا کفن ہوتا ہے اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اور پھر ملک الموت آتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ اے پاک نفس اللہ کی مغفرتوں کی طرف نکل کر چلی جاؤ اور مومن کا استقبال اللہ کی رحمتیں اور بشارتیں کرتی ہیں اور اللہ اس کے بارے فرماتے ہیں کہ اس کے اعمال کی کتاب اعلیٰ علیین میں لکھ دی جائے اور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دیا جائے تو اسکی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے تو پھر دو فرشتے آتے ہیں وہ اسکے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور اسے وہ دونوں سوال کرتے ہیں کہ، تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر اس سے سوال کرتے ہیں کہ ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواباً کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور پھر اس سے رسول ﷺ کے متعلق پوچھا جائے گا تو وہ جواب دے گا وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ پھر وہ فرشتے اس سے سوال کریں گے یہ تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں نے یہ اللہ کی کتاب سے پڑھا ہے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ تو نے سچ کہا ہے پھر ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے اس پر جنت کی ہوائیں چلا دو اور اسے جنت کے لباس پہنا دو اور اسکے لئے جنت کا ایک دروازہ بھی کھول دو اور اس کی قبر تا حدِ نظر کشادہ کر دی جائے اور اس کے سامنے ایک خوبصورت شکل والا شخص آئے گا اور کہے گا آج کا دن وہ ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا اس سے وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں تیرا نیک عمل ہوں۔ وہ مومن اللہ سے التجا کرے گا کہ اے میرے رب قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل و عیال سے مل سکوں۔

دوسری جانب جب کافر کا وقت انقطاعِ دنیا آتا ہے اور اسکا اُخروی سفر شروع ہونے والا ہوتا ہے تو آسمانوں سے سیاہ چہرے والے فرشتے بدبودار چیزوں کے ساتھ آتے ہیں اور ملک الموت اس کے پاس آکر کہتا ہے کہ اے خبیث نفس تو اپنے رب کی سخت ناراضگی اور غضب کی طرف نکل جا۔ اس بارے میں اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا اعمال نامہ زمین کے سجین مقام کی طرف پھینک دیا جائے۔ اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے گا اور اس کی روح کو بھی اس کے جسم میں واپس لوٹا دیا جائے گا اور دو فرشتے اس سے بھی مذکورہ سوالات کریں گے وہ کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔ تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اسے پہننے کے لئے آگ کا لباس دے دیا جائے گا اور جلا دینے والی ہوا چلا دی جائے گی۔ اوراس کے سامنے اس کے اعمال ایک بہت زیادہ کریہہ شکل میں سامنے آئیں گے اور وہ ان سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ میں دنیا کا تیرا وہ کردار ہوں جو تونے ادا کیا تو اس کے بعد وہ کہے گا کہ قیامت قائم نہ ہو۔

تقابلی جائزہ

اسلام اور زرتشت ازم میں کچھ نکات میں فرق ہے اور کچھ میں موافقت بھی ہے جس کا ذکر درج ذیل نکات کی صورت میں اسطرح ہے:

1. اسلام اور زرتشت ازم میں اور دیگر تمام مذاہب میں اس بات میں اتفاق ہے کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں ہے
2. موت کے بعد مردے کو کیسے پردہ پوش کرنا اور ٹھکانے لگانا ہے اس معاملے میں اسلام اور زرتشت ازم میں اختلاف ہے۔ پارسی مردے کو ایک بلند مقام پر جانوروں کی خوراک کے طور رکھ دیتے ہیں جسے دخمہ یا مچان کا نام دیا جاتا ہے جبکہ مسلمان اپنے فوت شدہ شخص کی لاش کو قبر کھود کر اسے اچھے طریقے سے غسل دے کر کفن پہنا کر اسپر نمازِ جنازہ پڑھ کر یعنی اسکی بخشش کی دعائیں مانگ کر اسے دفن کرتے ہیں۔
3. زرتشتیوں کے ہاں روح کی جج منٹ پل صراط پر تین یازدہ(Yazads) سروش، رازن اور مہر(Rasin, Mihr,SroS) کی موجودگی میں اچھی سوچ، اچھے الفاظ اور اچھے اعمال یعنی اخلاقیات کی بناپر ہوگی جبکہ اسلام میں یہ تصور ہے کہ مرنے والے سے قبر میں منکر نکیر دو فرشتے آکر سوال کریں گے اور اس سے پوچھ گچھ ہوگی جس سے نیک، فرماں بردار اور نافرمان غیر پارسا روح میں فرق کیا جائے گا۔

4. موت کے بعد پارسا اور نیک روح کو زرتشت ازم میں اللہ کی طرف سے قیمتی لباس پہنا دیا جائے گا اور گنہگار کو اس کے الٹ دیا جائے گا جبکہ اسلام میں ہے کہ موت کے بعد ملک الموت کے ساتھ آے والے فرشتے نیک ایماندار کو جنت کی خوشبوئیں اور لباس پیش کریں گے اور بے ایمان اور بد کو اس کے اُلٹ دیا جائے گا۔ یہ نکتہ بھی اسلام اور زرتشت ازم میں مشترک ہے
5. زرتشت ازم کے مطابق پارسا شخص جب جنت میں داخل ہو گا تو جنت میں نئے داخل ہونے والی روح کو ایک قمتی تاج پہنایا جائے گا اور خوش کن روشنیوں سے استقبال کیا جائے گا اور اسے بہترین کھانے اور پینے کی اشیاء پیش کی جائیں گی جبکہ اسلام میں جب مومن کی روح کی سکروٹنی ہو جاتی ہے تو اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے لئے خشبو دار ہوئیں چلا دی جاتی ہیں اور اسے بھی جنت کے لباس، کھانے اور پینے کی چیزیں پیش کر دی جاتی ہیں۔
6. زرتشت ازم میں ایک (ڈاعنہ)(Daena) کا تصور موجود ہے کہ نیک اور اچھے انسان کی روح کو ایک خوبرو لڑکی کی شکل کا سامنا کرادیا جاتا ہے اور بد کردار کو ایک گندی اور ڈاروَنی شکل سے ملا دیا جاتا ہے جبکہ اسلام میں ہے کہ انسان کے اعمال اچھے یا برے اس کے سامنے اچھی یا بری شکل وصورت میں پیش کر دئے جاتے ہیں جو ایک مرد کی شکل میں ہوتے ہیں۔
7. زرتشت ازم میں یہ نظریہ ہے کہ موت کے بعد پل صراط پر فیصلے کے بعد جن کے اعمال برابر ہوتے ہیں انہیں ایک ایسے مقام پر ٹھہرا دیا جاتا ہے جسے ہمستگان کہا گیا ہے اور دیگر لوگوں کو جنت یا جہنم میں بھیج دیا جاتا ہے جبکہ اسلام میں ہے کہ مقامِ اعراف کا فیصلہ قیامت قائم ہونے کے بعد کیا جائے گا اور قبر کی زندگی کو جنت یا جہنم کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔
8. پارسیوں کا نظریہ ہے کہ مرنے والا جب جنت یا جہنم میں جاتا ہے تو دوسری ارواح اس کے گرد اکٹھی ہو کر اس سے اپنے رشتہ داروں کے حوالے سے پوچھتی ہیں اس کے بعد اسے اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ اسلام کا یہ تصور نہیں ہے۔
9. اسلام زرتشت ازم میں موت، شیطان کا کردار، جنت جہنم، اچھے اور برے اعمال جیسی باتیں یکساں ہیں۔
10. اسلام میں مرنے کے بعد قیامت تک کے عرصے کو برزخ کا نام دیا گیا ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔

نتائج

زرتشت مت کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ان کے ہاں آخرت کا تصور اسلام کے تصور آخرت سے بہت زیادہ مماثلت رکھتا ہے۔ صرف چند امور میں فرق ضرور ہے جیسے مردے کو دخمہ (اونچی اور بلند جگہ) پر پرندوں کے کھانے کے لئے رکھ دینا، مرنے کے بعد مردے کی روح کا تین دن تک اس کے سرہانے کے پاس چکر لگاتے رہنا، اور پھر فراش گاد کا نظریہ

عمل تجدید کے بعد ایک پھر سے نئی دنیا کا وجود میں آجانا وغیرہ اسکے علاوہ باقی امور میں جیسے پل صراط اور نیک وبد کی جزا اور سزا کا تصور بالکل اسلام سے مطابقت رکھتا ہے۔ پارسیوں کے ہاں عقیدہ آخرت بھی بتدریج پروان چڑھتا نظر آیا ہے حقیقت یہ ہے کہ پارسیوں کے تمام عقائد و نظریات کے کوئی ٹھوس اور مبنی بر حقیقت ثبوت موجود نہیں ہیں ان کے لٹریچر اور کتابوں کے مطالعہ سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ عقیدہ آخرت کے متعلق ان کے نظریات الہامی مذاہب سے ملتے جلتے ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ باتیں دیگر مذاہب سے مستعار لی گئی ہیں۔ بالخصوص اسلام کے عقائد سے بہت ساری باتیں لے لی گئیں ہیں کیونکہ پارسیوں کی کوئی کتاب مستند دنیا میں موجود نہیں ہے۔ زرتشت ازم کی موجودہ کتب 2 صدی عیسوی سے لے کر 12 صدی عیسوی کے درمیان میں تالیف کی گئی ہیں۔ جو کتابیں سوسیان کے دور کی ہیں جو اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے تو ان کے Authers نا معلوم ہیں مثال کے طور پر ویندیداد Vindedad کا لکھنے والا معلوم نہیں ہے داستان کا رائٹر نامعلوم ہے ایسے ہی ارداوراز Arda wiraf namag کا مصنف بھی کوئی پتہ نہیں کون تھا۔ ایسے ہی پہلوی روایت جو پارسی لٹریچر میں بہت اہمیت کی حامل ہے اس کا مصنف بھی نامعلوم ہے اور ان کتب کا زمانۂ تحریر قبل مسیح بتایا جاتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ زرتشت ازم میں کوئی بات بھی حتمی اور ثابت شدہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک تحریف شدہ مذہب ہے۔

سفارشات و تجاویز

زرتشت ازم ایک قدیم مذہب ہے اور اس کے ماننے والے اب بھی دنیا میں اپنا وجود رکھتے ہیں۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے کے لئے ضروری ہے کہ اس مذہب کا مطالعہ بھی اچھے طریقے سے کیا جائے اور مکالمہ اور ڈائیلاگ کے ذریعے اس کے ماننے والوں کو بھی مقامی اور بین الاقوامی سطح پر دیگر مذاہب کے قریب لایا جائے تاکہ دنیا میں امن و سلامتی اور آشتی کو فروغ مل سکے۔

1. سامی مذاہب کے حوالے سے ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول کے بہت سے تحقیقی مقالہ جات میں مختلف زاویوں سے کام ہو چکا ہے، غیر سامی مذاہب کے حوالے سے بھی کام ہونا چاہیے۔
2. غیر الہامی مذاہب کا تقابلی مطالعہ الہامی مذاہب بالخصوص اسلام کے ساتھ تقابلی مطالعہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔
3. غیر الہامی مذاہب کے مراکز زیادہ تر، براعظم ایشیا میں ہیں اسلئے پاکستانی جامعات میں اس پر تحقیقی کام ہونا چاہیے۔
4. غیر الہامی مذاہب میں معاشرتی، اخلاقی، عبادات اور مابعد الطبیعات کے متعلق کیا تصورات ہیں ان پر بھی تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

5. غیر الہامی مذاہب کے مشترکات کو اجاگر کیا جائے تاکہ بین المذاہب ہم آہنگی کی کاوشوں کو فروغ مل سکے۔
6. پارسیوں کے تصور آخرت کے بارے میں ان کے ماخذات کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کس قدر مستند ہیں ۔
7. اس پر بھی تحقیق کرنا باقی ہے کہ کیا آیا زرتشتیوں کا نظریہ آخرت دوسرے مذاہب سے لیا گیا ہے؟
8. پارسیوں کے عقائد میں اور دیگر مذاہب کے عقائد میں کیا کیا مشترکات ہیں؟ اس کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔

Bibliography

Ahmad bīn Shuaib bin Ali Nasaāi ، *Sunān* Nāsaī. Lahore: Zīa ul Qur'ān Publications, 2012.

Al-Māhī, Shafi. *Hāolaāt e Adaāb e w Ulūm e Ijtamaāiyā*. University of Kuwait, 2001.

Al-Qazvini, Muhammad bīn Yāzeed bīn *Mājah, Sunān e Ibn e Mājāh*. Lahore: Fareed Book Stall, 1983.

Al-Qushāyrī, Muslim bīn Hajāj. *Sahīh Muslim*, (Trans. Allama Wāheed u al-Zamān). Lahore: Numānī Book House, 2004.

Bahar, Mehrdad, (Trans, Farnbag, Dadagi ,*Bundahīsn*) .Tehran: Intshārāt I Tus., 2001.

Dedaāt, Shaīkh Ahmād. Confucius ,*Zartāshāt awr Islam (Trans: Misbah Akram).* Lahore: Mushtaq Book Corner, 2010.

Dhalla ,Maneckji Nusservanji. *History of Zoroastrianis. London:* Oxford University Press,1938.

Falahi, Anees Ahmad, Zartashat Izm eek Nazar Mei. Jāmaāt ul Īslāh, Azam Garh, India, 2020.

Farooqi, Emād ul Hassan Azad, *Dūnyā key Barray Mazāhīb*. Delhi: Māktabā Jāmīah Limited, 1986.

Gignoux, Philippe. Ardavirāz *Nāma* ,(Trans ,Zhālih, Amu Gar). Tehran: Intīsharāt i Moin , 1993.

Guillemin, John Duchesne. *Zoroastrianism*. USA. Enciclopedia Americana, Volume 29, Grolier Inc., 1988.

Humbach, Helmut, Ichaporia Pallan. *The Heritage of Zarathushtra* :A New Translation of Gathas, Heidelberg Germany: UniversitätVerlag Winter, 1994.

James Darmesteter, (Trans,) *Zīnd Avesta*. New York: Cibristian Literature Company 1898. Dādistān ī dēnīg At the Clarendon Press 1883.

Mahmoud, Jāfari-Dehāghi. *Dādestān ī Dēnī***g** .Paris: Association our l'Avancement des Études Iraniennes, 1998.

Mahshid ,Mīrfākhra I (Trans. *HĀDŌXT NĀSK*. Tehran: Pazhuhisgah I Ulum I insān 1988., see also: Mir Fakhraei, M. (Trans), Pahlavi Narrative, Tehran: Institute for Cultural Studies and Research, 1988.

Mary Boyce. *A History Zoroastrianism*. Leiden: E J, Brill, 1996.

Mary Boyce**.** Zoroastrians: *Their Religious Beliefs and Practices*. London: Routledge & Kegan Paul,1979.

Moore, George Foot .History *Of Religions*. New York, Charles Scribner's Sons, 1922.

Muhammad bīn Eīsa Tirmizi, *Al-Jāmi Tirmīzī*. Karachi: Dāru al Ishaāt, 2007.

Muhammad bīn Ismāīl. *Al-Jāmi al-Sahīh*. Lahore: Fareed Book Stall, 2000.

Mumtaz Ali, Sayyad. *Zartāshāt Namāh*. Lahore: Matbūa, Refāh e Aām Steam Press, 1904.

Rashed-Mohassel, M. T. (Trans). *Vizīdagīhā ī Zādisparam*. Tehran: Institute for Humanities and Cultural Studies, 2006 .

Kapadia, Sarosh Homi. *The Teaching of Zoroāster*. London: John Murray Pushers, London.,1905

Sshaharsataani, Muhammad bīn Abdul kreem. (548H) ,*Al-Mīlāl- wa- An-Nehal*. Beirut: Dār ul kutāb Almīyāh, 1992.

Shāul Shāked Encyclopedia of Iranica online .https://www.iranicaonline.org/

Siddiqī **,**Muhammad Mazhar ul Din .*Islam Awr Mazāhīb e Aālam: Aik Tāqbulī Mutaālia*. Lahore: Idara Saqāfāt e Islāmīa, 2014.

Tafazzulī Ahmad, (Trans). Dadestan I Menog I Xrad. Tehran: Intisharat I Bonyad, 2013.

Tiwari ,Kedār Nāth. *Comparative Religion*, Delhi: Motilal Banarisdās ,1987.

Williams, A. V**.** *The Pahlavi Rivāyāt* Accompanying the Dādestān ī Dēnīg, *Copenhagen, Munksgaard*. Denmark: The Royal Danish Academy of Science and Letters, 1990.

Zāhid Latif & Riaz Ahmad Saeed, Rituals **,"**Symbols and Traditions of Zoroastrianism Rituals, Symbols and Traditions of Zoroastrianism an Overview from Islamic Perspective ,Rahat-ul-Quloob, 2:2 (2018), 229 -252.